کامیابی کی راہیں

(حصہ دوم)

⁂

زیرِ اہتمام: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

فہرست عناوین

نصاب ہلال اطفال (حصہ اوّل)

9 تا 10 سال کیلئے

1۔طریق اقامت ومسائل نماز باجماعت

2۔دعائے جنازہ اور نماز جنازہ کا طریق

3۔قرآن کریم ناظرہ پارہ نمبر 11 تا 20

4۔چہل احادیث سے حدیث نمبر 11 تا 20 مع ترجمہ

5۔سیرۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

6۔سیرت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ

7۔تاریخ احمدیت 1889ء تا 1908ء

8۔قرآن کریم آخری پارہ سے سورۃ الکوثر، الکافرون، النصر، اللھب مع ترجمہ یاد کرنا۔

9۔نظمیں: (i) اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے

(ii) وہ پیشوا ہمارا...... (iii) ترانہ اطفال

(iv) الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھادے

10-اطفال الاحمدیہ کے شعبہ جات کے نام

11۔اللہ تعالیٰ کے بیس صفاتی نام یاد کرنا

12۔عربی قصیدہ سے اشعار نمبر 16 تا 25

13۔کھانے کے آداب

نماز

سچ پوچھو تو ہے رُوح کی راحت نماز میں
اور مومنوں کو ملتی ہے لذّت نماز میں

نماز اور اس کے چند مسائل حصہ اوّل میں بیان ہو چکے ہیں اب کچھ اور باتیں یہاں بتائی جاتی ہیں۔نماز اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا رکن ہے جس کا وقت مقررہ پر بجالانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے اور جہاں تک ہو سکے نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔بغیر کسی عذر کے علیحدہ نماز پڑھنا ٹھیک نہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتَاباً مَّوۡقُوۡتاً

(النساء: آیت ۱۰۴)

یقیناً مومنوں پر مقررہ وقت میں نماز پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔

نماز مرد اور عورت پر یکساں فرض کی گئی ہے۔یہ ایسا فرض ہے کہ جو تندرستی ہو یا بیماری، ہر حالت میں فرض ہے۔اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے۔اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھ لے اور اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو اشاروں سے ہی پڑھ لے۔

لازم ہے ہم پہ یہ کہ پڑھیں مل کے پانچ وقت
بڑھتی ہے اپنے مَولا سے اُلفت نماز میں

☆ بچوں کو شروع ہی سے نماز باجماعت کی عادت ڈالی جائے۔کیونکہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔یعنی والدین کو اسے نماز سکھانی چاہئے اور پیار و محبت سے نماز کی عادت ڈالنی چاہئے۔اس کے بعد اگر دس سال کی عمر تک پہنچ کر بچہ نماز نہ پڑھے تو اسے نماز نہ پڑھنے پر سزا دی جاسکتی ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ کہ نماز دین کا ستون ہے۔یعنی انسان کے اندر اسلامی روح نماز جیسی بہترین عبادت کے ذریعے ہی قائم کی جاسکتی ہے۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''نماز کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں......''۔

نیز فرمایا:۔

''ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے''۔

نماز باجماعت

نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکم ہے۔اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ جس کا مطلب یہی ہے کہ نمار باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔نماز باجماعت کے چند فوائد یہ ہیں۔

1۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ۲۷ گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

2۔نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں نماز میں دعائیں کرنے کیلئے زیادہ توجہ اور سوز وگداز پیدا ہوتا ہے اور یہ چیز دعاؤں کی قبولیت کا باعث بنتی ہے۔

3۔نماز کے دوران قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ میں امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ امام سے پہلے سجدہ یا رکوع کرنا منع ہے۔اس طرح نماز باجماعت امام کی اطاعت کا سبق سکھاتی ہے۔

4۔مسجد میں اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور قرب وجوار میں رہنے والے مومن بھائیوں سے ملاقات ہوجاتی ہے۔اس طرح مسلمانوں میں اخوت اور تعلقات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔

5۔لوگوں سے ملنے کی وجہ سے ان کے حالات اور جماعت کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے اور نیک تحریکات میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔

6۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص گھر سے مسجد تک چل کر پہنچتا ہے اسے ایک قدم اٹھانے کے بدلہ میں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور دوسرا قدم اٹھانے پر اس کا ایک گناہ معاف ہوجاتا ہے۔

7۔غریب اور امیر کا امتیاز مٹا کر سب کو ایک صف میں کھڑا کر کے باہم مساوات اور محبت کا سبق دیا جاتا ہے۔

اقامتِ نماز

امام جب مصلّٰی پر کھڑا ہوجائے تو اقامت کہی جاتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَر — اللہ سب سے بڑا ہے۔
اَللّٰہُ اَکْبَر — اللہ سب سے بڑا ہے۔
اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ — میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ — نماز کی طرف آوَ۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ — کامیابی کی طرف آوَ۔
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ — نماز کھڑی ہوگئی ہے۔
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ — نماز کھڑی ہوگئی ہے۔
اَللّٰہُ اَکْبَر — اللہ سب سے بڑا ہے۔
اَللّٰہُ اَکْبَر — اللہ سب سے بڑا ہے۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

نماز کے آداب

1۔امام کے پیچھے اگلی صفوں میں بڑی عمر کے لوگ کھڑے ہونے چاہئیں۔ بچے پچھلی صفوں میں کھڑے ہوں یا انہیں

صف کے بائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

2۔صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہئے اور دو نمازیوں کے درمیان جگہ خالی نہیں ہونی چاہئے۔

3۔نماز پڑھتے وقت نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہئے اور ادھر اُدھر دیکھنا بات کرنا اور ہنسا سخت منع ہے۔

4۔امام کی پوری پوری پیروی ضروری ہے۔اس کے رکوع میں جانے سے پہلے نہ رکوع میں جانا چاہئے اور نہ سجدہ میں اور نہ ہی امام سے پہلے سَر اٹھایا جائے۔

5۔سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی آتی ہے۔اے جلال اور بزرگی والے (خدا) تو بڑی برکت والا ہے۔

6۔نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے۔

7۔نماز آہستہ آہستہ اور وقار کے ساتھ پڑھنی چاہئے۔

8۔نمازی نماز سے فارغ ہو کر ذکرِ الٰہی کرے اور یہ کلمات اسے پڑھنے چاہئیں۔

33 بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ	اللہ تعالیٰ پاک ہے۔
33 بار اَلحَمْدُ لِلّٰہِ	سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔
34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر	اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

نمازِ جنازہ

1-جب امام پہلی بار ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے تو مقتدی بھی اس کے ساتھ تکبیر کہہ کر ہاتھ سینہ پر باندھ لیں پھر ثناء اور سورۃ فاتحہ پڑھیں۔

2۔جب امام دوسری بار ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے تو تکبیر کہہ کر درود شریف پڑھیں۔

3۔جب امام تیسری بار ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

دعاءِ جنازہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا

اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو اور ہمارے حاضر کو

وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا

اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

اے اللہ ہم میں سے جن کو تُو زندگی دے انہیں اسلام پر زندہ رکھیو

وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

اور جن کو تُو وفات دے ہم میں سے انہیں ایمان کی حالت میں وفات دینا

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

اے اللہ ہمیں اس (مرحوم کے نیک اعمال) کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور نہ اس کے بعد کسی ابتلاء میں ڈالنا

4۔جب امام چوتھی بار ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہے تو تکبیر کہہ کر امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیر لیں۔

نمازِ جنازہ غائب اگر میت موجود نہ ہو اور کسی وجہ سے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری ہو تو اسے نمازِ جنازہ غائب کہا جاتا ہے۔

اس کا بھی طریق وہی ہے جو پہلے ذکر کیا جاچکا ہے۔

نماز جنازہ کا ثواب

1۔نماز جنازہ پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔
2۔جنازہ کو کندھا دینا ثواب کا موجب ہے۔
3۔جنازہ کے ساتھ قبرستان میں جانے اور تدفین تک وہاں ٹھہرنے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔
4۔قبر پر مٹی ڈالنا بھی ثواب کا موجب ہے۔

حدیث

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں صحابہؓ غور سے سنتے اور دوسرے ساتھیوں کو سنایا کرتے تھے مثلاً حضرت ابوہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس مسجد میں بیٹھے رہتے۔ جونہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر آتے وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہو لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتے۔ اس طرح آپ ﷺ کی سب سے زیادہ حدیثیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان حدیثوں کو ترتیب دے کر کتب میں جمع کرنے کی ابتداء حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری صدی ہجری میں فرمائی۔ (گو اس سے پہلے بھی کئی صحابہ احادیث کو لکھ کر رکھ لیا کرتے تھے البتہ باقاعدہ کتاب کی صورت میں اس کی شہرت اس وقت ہوئی) پھر حضرت امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام ابوداؤدؒ اور امام نسائیؒ نے بڑی محبت اور محنت سے احادیث جمع کیں۔ یہ چھ کتب ہیں جن کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ دین اور دنیا کی زندگی کو کامیاب بنانے کیلئے حدیثوں کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆

چہل احادیث

دوسری کتاب میں دس حدیثیں بیان ہو چکی ہیں اور یہاں دس اور حدیثیں (حدیث نمبر 11 تا 20) درج ہیں۔

حدیث	ترجمہ
11۔اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ	بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔
12۔خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى	بہترین توشہ تقویٰ ہے۔
13۔اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى	دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
14۔اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ	نیک بخت وہی ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
15۔لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا	جو ہمیں دھوکا دے اس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔
16۔طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ	علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
17۔لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ	اگر ایمان ثریا ستارے کی طرف بھی اٹھ جائے تو ان میں سے☆ (یعنی سلمان فارسی کی نسل کا) ایک آدمی اسے واپس لے آئے گا۔
18۔اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ	حیا سراسر خیر و برکت ہے۔
19۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ	والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوتا۔
20۔اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ اَلْكِذْبُ يُهْلِكُ	سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

☆ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کر کے یہ الفاظ فرمائے۔

سیرۃ حضرت عمر بن الخطابؓ

☆ نام: عمرؓ ☆ کنیت: ابوحفص ☆ لقب: فاروق ☆ والد کا نام: خطاب

ہجرت نبوی سے 40 سال پہلے پیدا ہوئے۔ قریش میں منصب سفارت پر مقرر تھے۔ اسلام سے قبل سپہ گری، پہلوانی، شہسواری سیکھی۔ نسب دانی میں مہارت تھی۔ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ پیشہ تجارت تھا۔ نبوت کے چھٹے سال اسلام قبول کیا اس وقت تک 39 مسلمان تھے اور چھپ کر عبادت کرتے۔ کفار کے مجمع میں اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا اور اعلانیہ خانہ کعبہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ مکہ سے مدینہ کیلئے اعلان کر کے ہجرت فرمائی۔ کسی کو روکنے کی ہمت نہ ہوئی۔ مدینہ میں حضور ﷺ نے آپ کو عتبان بن مالک کا بھائی مقرر کیا۔ تمام غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ غزوہ اُحد کے بعد آپؓ کی صاحبزادی حفصہؓ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد خلیفہ بنے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ایران، شام، اُردن، بیت المقدس، فلسطین مصر فتح ہوئے۔ مدینہ میں فیروز نامی ایک پارسی غلام نے جس کی کنیت ابولؤلؤ تھی حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ ان زخموں کے نتیجہ میں پہلی محرم 24ھ کو انتقال فرمایا۔

نماز جنازہ حضرت صہیب رومیؓ نے پڑھائی۔ آپؓ نے مشورہ کیلئے مجالس قائم کیں۔ ملک عرب کو آٹھ حصوں میں مقرر کر کے حاکم اور دیگر افسران مقرر کیئے۔

حاکموں کیلئے ہدایات

1۔ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ 2۔ باریک کپڑے نہ پہنیں۔ 3۔ چھنا ہوا آٹا نہ کھائیں۔ 4۔ دروازے پر دربان نہ رکھیں۔

5۔ اہل حاجت کیلئے ہمیشہ دروازہ کھلا رکھیں۔

حکماً شراب نوشی اور آوارگی سے منع فرمایا۔ پولیس۔ جیل خانے اور بیت المال کا قیام فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے بصرہ، کوفہ، فسطاط شہر آباد کروائے۔ فوج کی ترتیب دی اور وظائف مقرر فرمائے۔ مفتوحہ علاقوں میں درس القرآن جاری کروایا اور بکثرت مساجد بنوائیں۔ مدینہ میں رات کے وقت گشت کر کے عام لوگوں کے حالات معلوم کرتے۔

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے تھے۔ آپؓ کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھا۔ آپ کی والدہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ تھیں جو جماعت میں حضرت اماں جان کے نام سے معروف ہیں۔ ولادت 12 جنوری 1889ء کو قادیان میں ہوئی۔ 7 جون 1897ء کو آپؓ کے ختم قرآن کی تقریب ہوئی جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشہور نظم ''محمود کی آمین'' لکھی۔ 1898ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں داخل ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ 1900ء میں آپؓ نے انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔ جنوری 1906ء میں صدر انجمن احمدیہ کی مجلس معتمدین میں بطور ممبر نامزدگی ہوئی۔ مارچ 1906ء میں آپؓ کی ادارت میں رسالہ تشحیذ الاذہان جاری ہوا۔ دسمبر 1906ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں پہلی بار تقریر کی۔ 27 اپریل 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آخری سفر لاہور میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے قرآن کا ترجمہ، بخاری، کچھ طب اور چند عربی رسائل پڑھے۔ 26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضور علیہ السلام کے مشن کو جاری رکھنے کا تاریخی عہد کیا۔ 1908ء میں پہلی تصنیف ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے؟'' شائع ہوئی۔ فروری 1910ء میں قادیان میں نماز مغرب کے بعد درس القرآن

شروع کیا۔ 24 جولائی 1910ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے سفر ملتان کے دوران آپؓ پہلی دفعہ امیر مقامی مقرر ہوئے۔ 29 جولائی 1910ء کو پہلی بار خطبہ جمعہ دیا۔

25 ستمبر 1911ء کو پہلا خطبہ عید الفطر دیا۔ اپریل 1912ء میں بلادِ عرب کا سفر کیا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ 19 جون 1913ء کو اخبار الفضل قادیان سے جاری کیا جو تا حال ربوہ اور لندن سے جاری ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد 14 اپریل 1914ء کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔ اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے اور 7 اور 8 نومبر 1965ء کو وفات پائی اور 9 نومبر 1965ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپؓ کی مشہور تصنیفات

منصب خلافت۔ تحفۃ الملوک۔ برکاتِ خلافت۔ حقیقۃ النبوۃ۔ انوار خلافت۔ ذکر الٰہی۔ حقیقۃ الرؤیا۔ اظہارِ حقیقت۔ حقیقۃ الامر۔ اسلام اور تعلقات بین الاقوام۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ تقدیر الٰہی۔ ترک موالات و احکام اسلام۔ تحفہ شہزادہ ویلز۔ آئینہ صداقت۔ ہستی باری تعالیٰ۔ تفسیر کبیر۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ دعوت الامیر۔ منہاج الطالبین۔ سیر روحانی۔ خلافت راشدہ۔ نظام نو۔ اسوۂ حسنہ۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ خلافت اسلامیہ۔ سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپؓ کے دورے

1- 1924ء میں دمشق۔ اٹلی۔ لندن 2۔ 1955ء دمشق۔ لندن

آپؓ کی اہم تحریکات

7 دسمبر 1917ء کو وقف زندگی کی پہلی تحریک۔ مسجد فضل لندن کیلئے چندہ کی تحریک۔ مئی 1922ء میں حفظِ قرآن کی تحریک۔ تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان۔ 28 دسمبر 1927ء 25 لاکھ روپے کا ریزرو فنڈ قائم کرنے کی تحریک۔

17 جون 1928ء یوم سیرت النبیؐ منانے کی تحریک۔ 5 فروری 1932ء مسلمانان کشمیر کیلئے ایک پائی فی روپیہ چندہ کی تحریک۔ 23 جولائی 1933ء کو اُردو سیکھنے کیلئے اور حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی تحریک کی۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔

28 جنوری 1944ء کو پہلی دفعہ مصلح موعود کے مصداق ہونے کا دعویٰ کیا۔

آپؓ کے کارنامے

جماعتوں میں امارت کا ضلع وار نظام جاری کیا۔ نظارتوں کا قیام۔ بیرونی ممالک میں مشنوں کا اجراء۔ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کا اجراء۔ مجلس مشاورت کا اجراء۔ ربوہ کو آباد کرنا۔ ملکی دفاع کیلئے فرقان بٹالین کا قیام۔ افتاء دارالافتاء، دارالقضاء، چندہ عام کی شرح کا تعین، خلافت لائبریری کا اجراء۔

☆☆☆

تاریخ احمدیت

۱۸۸۹ء

۱۲ جنوری: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دس شرائط بیعت کا اعلان کیا۔

۲۳ مارچ: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے لودھیانہ شہر میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلہ جدید میں پہلی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کا آغاز فرمایا۔ سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے)

۱۸۹۰ء

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا۔

حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ نے شاتمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ہندو پنڈت لیکھرام کی کتاب تکذیب براہین احمدیہ کے جواب میں تصدیق براہین احمدیہ شائع کی۔

۱۸۹۱ء

۲۰ مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادریوں کو ''وفات مسیح'' پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

۲۰ تا ۲۹ جولائی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشہور اہل حدیث مولوی محمد

حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ فرمایا جو الحق لدھیانہ کے نام سے شائع ہوا (یہ مولوی حضور کا سخت مخالف تھا۔)

۲۷ دسمبر: جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوا جس میں ۷۵ افراد شریک ہوئے۔ (اب تک یہ جلسہ سالانہ باقاعدہ قادیان میں ہو رہا ہے)

۱۸۹۲ء

۱۰ دسمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء کو پہلی بار مباہلہ کی دعوتِ عام دی۔

۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر: جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ ہوا۔ جس میں 327 احباب نے شرکت کی۔

۱۸۹۳ء

جنوری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے گئے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خراج عقیدت پیش کیا۔

فروری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو پیغام حق دیا۔

اپریل: حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب اپنا بھیرہ کا گھر بار چھوڑ کر خدا کی خاطر مستقل طور پر قادیان آ گئے اور الدار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکان) میں رہائش اختیار کی۔

۱۸۹۴ء

۲۰ مارچ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۱۱ھ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصدیق کیلئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔

٦۔اپریل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۲۸۔رمضان ۱۳۱۱ھ کوحضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصدیق کیلئے سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔

اس سال پادریوں اور دوسرے مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے حضور علیہ السلام پر بغاوت کا الزام لگایا گیا۔

لندن میں پادریوں کی عالمی کانفرنس میں تحریکِ احمدیت کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا گیا۔

۱۸۹۵ء

قادیان میں ضیاء الاسلام پریس اور کتب خانہ قائم کیا گیا اور قادیان سے پہلی کتاب ''ضیاء الحق'' حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تصنیف چھپی۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی تصنیف منن الرحمان میں بتایا کہ عربی ام الالسنہ (تمام زبانوں کی ماں) ہے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے سفرِ کشمیر اور ان کی قبر واقع سری نگر کا انکشاف فرمایا۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے باوا نانک کے مسلمان ہونے کے تائیدی دلائل کا انکشاف کیا۔جس کا تفصیلی ذکر اپنی کتاب ''ست بچن'' میں فرمایا۔

۳۰ستمبر: حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مقدس چولہ دیکھنے کیلئے ڈیرہ نانک تشریف لے گئے۔

۱۸۹۶ء

یکم جنوری حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ایک اشتہار کے ذریعہ حکومت کو جمعہ کی تعطیل کی تحریک فرمائی۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے خدا کے حکم سے تمام قابل

ذکر مخالفین کو دعوت مباہلہ دی۔

۲۶ تا ۲۹ دسمبر: جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں منعقد ہوا۔جس میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا مضمون ۲۸۔۲۹ دسمبر پڑھا گیا۔جلسہ سے قبل خدا تعالیٰ سے خبر پاکر آپ نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا تھا کہ میرا مضمون بالا رہے گا۔یہ اعلان بڑی شان سے پورا ہوا۔

۱۸۹۷ء

۱۴ جنوری: حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بذریعہ اشتہار عیسائیوں کو چالیس دن کے روحانی مقابلہ کا چیلنج دیا۔

۲۲ جنوری: حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' شائع فرمائی جس میں آپ نے ۳۱۳ متبعین کے نام درج فرمائے۔

۶ مارچ: حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق مشہور معاند اور آریہ سماج ہندو لیڈر پنڈت لیکھرام ہلاک ہوا۔

۲۷مئی: حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی کتاب ''تحفہ قیصریہ'' کی اشاعت کے ذریعہ ملکہ وکٹوریہ کو پیغام حق پہنچایا۔

۲۳۔اگست: کپتان ڈگلس نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو مشہور پادری مارٹن کلارک کی طرف سے اقدام قتل کے مقدمہ سے باعزت بری کیا۔

۸۔اکتوبر: جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار ''الحکم'' کا اجراء جو پہلے امرتسر سے اور پھر قادیان سے شائع ہونے لگا۔

۱۸۹۸ء

۳ جنوری: قادیان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا افتتاح ہوا پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ

یعقوب علی صاحب تراب تھے۔طلبہ کی کل تعداد 41 تھی ۔

۶ فروری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار پنجاب میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی فرمائی۔

اکتوبر: امن عامہ کے قیام کیلئے وائسرائے ہند کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میموریل بھیجا۔

۱۸۹۹ء

۳ مارچ: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ انجمن ہمدردانِ اسلام کا پہلا اجلاس ہوا۔

اگست: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ماموریت کا پہلا پورے قد کا فوٹو لیا گیا۔

۱۹۰۰ء

۲ فروری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر عیدالفطر کے موقع پر ایک ہزار احمدیوں کا اجتماع ہوا۔اس تقریب کو جلسہ دعا بھی کہا جاتا ہے۔

فروری: مدرسہ تعلیم الاسلام کو ہائی سکول بنا دیا گیا۔

۱۱۔اپریل: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر عربی میں خطبہ دیا جو کہ خطبہ الہامیہ کے نام سے شائع ہوا۔

۲۸ مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارۃ المسیح کے لئے چندہ کی تحریک کا اشتہار شائع کیا۔

اکتوبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید مصروفیات کی وجہ سے قادیان میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع ہوتی رہیں اور تُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ کا نشان پورا ہوا۔یہ سلسلہ

فروری ۱۹۰۱ء تک جاری رہا۔

۴ نومبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار جماعت کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ رکھا۔

دسمبر: حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف کابل کی بذریعہ خط بیعت جو مولوی عبدالرحمان صاحب لے کر آئے۔

اسی سال حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے مجلس تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔

۱۹۰۱ء

۱۵ جنوری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''ریویو آف ریلیجنز'' رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا۔

۱۷ مارچ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار پھر طاعون سے ہوشیار کیا۔

وسط سال میں کابل میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب راہِ حق میں قربان ہو گئے۔یہ جماعت احمدیہ کے پہلے شہید ہیں۔

۹ ستمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار اپنی کتب کے امتحان لینے کی تحریک کی۔

۱۹۰۲ء

جنوری: ریویو آف ریلیجنز کا اردو اور انگریزی میں اجراء ہوا۔

۵ مارچ: بذریعہ اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہوار جماعتی چندوں کیلئے مستقل نظام کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔

۲۳۔اگست: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالف پگٹ (لندن) کی ہلاکت کی پیشگوئی فرمائی۔

ستمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈاکٹر ڈوئی (امریکہ) کو مباہلہ کا چیلنج دیا اوراس کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔

۲۱۔اکتوبر ہفت روزہ ''البدر'' کا اجراء ہوا۔

نومبر: حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ صاحب آف کابل قادیان تشریف لائے۔

۱۹۰۳ء

جنوری: حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ صاحب کی قادیان سے کابل واپسی۔

۲۸ مئی: قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضرت مولانا نورالدینؓ صاحب نے فرمایا۔ پہلے پرنسپل حضرت مولانا شیر علیؓ صاحب تھے۔

۱۴۔جولائی: حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ صاحب کابل میں احمدیت پر قربان ہوگئے۔اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں کثرت سے طاعون کی بیماری پھیلی اور بہت سے افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۱۹۰۴ء

۲۔نومبر: سیالکوٹ شہر میں جلسہ عام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون لیکچر سیالکوٹ سنایا گیا۔

۱۹۰۵ء

۴۔اپریل: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔

۳ مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ''آہ نادر شاہ کہاں گیا'' یہ پیشگوئی ۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو افغانستان میں پوری ہوئی۔

۲۴۔اکتوبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی میں اولیاء اللہ کی قبور پر دعا کی۔

۲۰ دسمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ''الوصیت'' شائع فرمایا۔بہشتی مقبرہ کے قیام اوراس میں دفن ہونے کی شرائط کا اعلان۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی وفات۔

۱۹۰۶ء

۲۹ جنوری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ قائم فرمائی۔

جنوری: مدرسہ احمدیہ کا آغاز مدرسہ تعلیم الاسلام کی دینیات شاخ کی شکل میں ہوا۔

۱۱ فروری: تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام جو ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو پورا ہوا۔

۴۔اپریل: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کے مخالف چراغ دین جمونی کی ہلاکت ہوئی۔

جولائی: رسالہ تعلیم الاسلام کا اجراء۔ایڈیٹر حضرت سید سرور شاہؓ صاحب۔

دسمبر: جلسہ سالانہ میں ۲۵۰۰ افراد کی شمولیت۔حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ تقریر کی۔

۱۹۰۷ء

جنوری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف سعد اللہ لدھیانوی کی طاعون سے ہلاکت ہوئی۔

فروری: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف اخبار شبھ چنتک کے عملہ کی طاعون

سے ہلاکت ہوئی۔

۹ مارچ: امریکہ میں ڈاکٹر ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔

۷۔اپریل: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کی ہلاکت ہوئی۔

۷مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ اشتہار جماعت احمدیہ کو ملکی شورش میں امن کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی۔

۱۲جولائی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ''مرزا غلام احمد کی جے'' ہوا۔

ستمبر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقف زندگی کی پہلی منظّم تحریک فرمائی۔

۱۳۔احباب نے وقف کیا۔

۲۸دسمبر: صدر انجمن احمدیہ کی کانفرنس ہوئی۔

اس سال عبدالکریم نامی طالب علم کو پاگل کتے نے کاٹ لیا۔ڈاکٹروں نے بظاہر جواب دے دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بظاہر لاعلاج مریض کو شفائے کامل ہوئی۔یہ احیائے موتی کے نشان کے نام سے مشہور ہے۔

۱۹۰۸ء

۴۔اپریل: گوروہرسہائے ضلع فیروز پور میں باوا نانک کے تبرکات میں قرآن کریم کا انکشاف ہوا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک وفد بھجوایا جس نے وہ قرآن دیکھا۔

۲۹۔اپریل: کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری سفر پر لاہور آئے اور احمدیہ بلڈنگز برانڈرتھ روڈ لاہور میں قیام فرمایا۔

۱۲مئی: انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر ریگ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سے ملاقات ہوئی۔

۱۷مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پبلک لیکچر دیا اور رؤسائے لاہور کو پیغام حق پہنچایا۔

۱۸مئی: پروفیسر ریگ کی دوبارہ ملاقات بعد میں وہ احمدی ہوگئے۔

۲۰مئی: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق الہام ہوا اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ۔

۲۵مئی: احباب جماعت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری خطاب کیا اور بعد نماز عصر آخری سیر کی۔آخری کتاب ''پیغام صلح'' کی تکمیل فرمائی۔شام کو مرض الموت کا آغاز۔

۲۶مئی: ساڑھے دس بجے دن ۷۳ برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود السلام احمدیہ بلڈنگز لاہور میں وفات پا گئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔اڑہائی بجے دن جنازہ لاہور میں پڑھا گیا۔پونے چھ بجے بذریعہ ریل گاڑی لاہور سے بٹالہ لے جایا گیا۔ٹرین دس بجے رات بٹالہ پہنچی۔احباب جسدِ مبارک کو کندھوں پر اٹھا کر بٹالہ سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔

۲۷مئی: ۸ بجے صبح احباب جنازہ لیکر قادیان پہنچے۔تمام احباب جماعت نے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور جماعت احمدیہ کا پہلا خلیفہ منتخب کیا اور بیعت کی۔

بعد نماز عصر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا اور احباب جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری دیدار کیا۔شام چھ بجے حضور علیہ السلام کا جسد مبارک سینکڑوں اشکبار آنکھوں اور غمزدہ دلوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ قادیان کی خاکِ مقدس کے سپرد کر دیا گیا۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○١

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○٢

یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○٣

پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○٤

یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○١

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○٢

کہہ دے کہ اے کافرو!

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○٣

میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○٤

اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○٥

اور میں کبھی اُس کی عبادت کرنے والا نہیں بنوں گا جس کی تم نے عبادت کی ہے

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○٦

اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے بنو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○٧

تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○١

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○٢

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○٣

اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○٤

پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سُوۡرَۃُ اللَّهَبِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۲

ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔

مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ۳

اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔

سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۴

وہ ضرور ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۵

اور اُس کی عورت بھی، اس حال میں کہ وہ بہت ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔

فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۶

اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بنا ہوا رسہ ہوگا۔

☆☆☆

مشکلات سے نجات کیلئے

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہو گی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و اَلم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہئے نفرت بدَی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

☆☆☆

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نورا سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خُوب تر ہے خُوبی میں اِک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدّجےٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مُرسلیں ہے
وہ طیِّب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مَہ لقا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے
اس عشق میں مصائب سَو سَو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
حرفِ وَفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبرِ ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

ترانہ اطفال

مری رات دِن بس یہی اِک صدا ہے
کہ اس عالَمِ کون کا اِک خدا ہے
اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
نہیں اس کو حاجت کوئی بیویوں کی
ضرورت نہیں اس کو کچھ ساتھیوں کی
ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل
پہاڑوں کو اس نے ہی اونچا کیا ہے
سمندر کو اس نے ہی پانی دیا ہے
یہ دریا جو چاروں طرف بہہ رہے ہیں
اسی نے تو قدرت سے پیدا کئے ہیں
سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے بَنوں کے درندے
سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے
ہر اِک اپنے مطلب کی شئے کھا رہا ہے

ہر اک شئے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اس کے ہوتے نہیں کم
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے
کوئی شے نظر سے نہیں اس کے مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی
دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے
وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ ان کے کرامت
ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

(کلام محمود)

☆☆☆

الٰہی! مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیّب بنا دے
مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر
ہر اک درد اور دکھ سے مجھ کو شفا دے

زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہرگز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے
گناہوں سے نفرت، بدی سے عداوت
ہمیشہ رہیں دل میں اچھے ارادے
ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت
سراسر محبت کی پتلی بنا دے
بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے
خوشی تیری ہو جائے مقصود میرا
کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے
جو بہنیں ہیں میری ویا ہیں سہیلی
یہی رنگ نیکی کا ان پر چڑھا دے
غنا دے سخا دے، حیا دے، وفا دے
ہدیٰ دے، تقیٰ دے، لقا دے، رضا دے
مرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا مجھے تو صدیقہ بنا دے

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب)

☆☆☆

صفات الٰہی یا اسمائے حُسنیٰ

المُعزُّ	عزت دینے والا	المُذِلُّ	ذلیل کرنے والا
اَلسَّمِيْعُ	سننے والا	اَلْبَصِيْرُ	دیکھنے والا
اَلْحَكَمُ	فیصلہ کرنے والا	اَلْعَدَلُ	انصاف کرنے والا
اَللَّطِيْفُ	بھید جاننے والا	اَلْخَبِيْرُ	خبردار
اَلْحَلِيْمُ	تحمل والا	اَلْعَظِيْمُ	عظمت والا
اَلْغَفُوْرُ	بخشنے والا	اَلْشَّكُوْرُ	قدردان
اَلْعَلِيُّ	بلندی والا	اَلْكَبِيْرُ	روزی پہنچانے والا
اَلْحَسِيْبُ	کفایت کرنے والا	اَلْجَلِيْلُ	بزرگی والا
اَلْكَرِيْمُ	عزت والا	الرَّقِيْبُ	نگہبان

عربی قصیدہ

16- نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْ بَهُمْ وَ عِقَارَ هُمْ
فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

رذیل لوگوں نے ان کے مال اور جائیداد کو لوٹ لیا مگر اس کے عوض قرآن کے موتی پا کران کے چہرے چمک اٹھے۔

17- كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَ تَبَادَرُوْا
لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَالْاِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفس کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین و ایمان کی دولت سے فائدہ اٹھانے کیلئے آگے بڑھے۔

18- قَامُوْا بِاِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ
كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِي الْمِيْدَانِ

وہ رسول ﷺ کی پیش قدمی پر اپنی جنگ میں ایک عاشق شیدا کی طرح میدان میں ڈٹ گئے۔

19- فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِيْ حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوْفِ اُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

سو ان جواں مردوں کا خون اپنی محبت میں ثابت قدمی کی وجہ سے تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہایا گیا۔

20- جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ
فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِيْمَانِ

وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

21- صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

تُو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

22- حَتَّى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ
عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْاَغْصَانِ

یہاں تک کہ خشک ملک اس باغ کی مانند ہو گیا۔ جس کے چشمے شیریں ہوں اور جس کی ڈالیں پھلدار ہوں۔

23- عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

ملکِ عرب خشک سالی، قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہو گیا۔

24- كَانَ الْحِجَازُ مُغَازِلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِى الرَّحْمَانِ

اہل حجاز آ ہو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے سو تو نے انہیں خدائے رحمان (کی محبت) میں فانی بنا دیا۔

25- شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا
حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں قوم اندھی ہو رہی تھی یعنی مزے لے لے کر شراب نوشی اور بہت سی عورتیں رکھنا۔

☆☆☆

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

قرآنی آیات

(1) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(اے محمد ﷺ) ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(2) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَاِنَّکَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

(3) وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور اللہ کا رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ

(4) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے (آپ کیلئے دعائیں کر رہے ہیں)

حدیث

خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے مطابق ہیں۔

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

"کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 14)

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

❁❁❁

کھانے کے آداب

- ہاتھ دھو کر صاف کر کے کھانے کیلئے آئیں۔
- اگر کھانے کے رومال (Napkins) موجود ہوں تو مناسب طریقے پر جھولی میں پھیلا لیں تا کہ شوربے کے ممکنہ قطرے یا کوئی اور کھانے کی چیز آپ کے کپڑوں پر نہ گرے۔
- کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

- دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔
- کھانے کا نوالہ چھوٹا لیں منہ بند رکھ کر آہستہ آہستہ مگر اچھی طرح چبا کر کھائیں اور کھانا چبانے کی آواز پیدا نہ ہو۔
- منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے منہ بہت زیادہ نہ کھولیں۔
- پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے اپنے سامنے سے ہی اپنی پلیٹ میں ڈالیں نہ کہ اپنی پسند کی چیز مثلاً بوٹیاں وغیرہ چن چن کر ڈالنا شروع کر دیں۔
- ابتداء میں تھوڑا کھانا پلیٹ میں ڈالیں۔ پلیٹ کو بھر نہ لیں۔ اگر ضرورت ہو تو مزید لے سکتے ہیں۔
- پلیٹ میں کھانا اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں۔ پلیٹ میں کھانا باقی نہ بچائیں بلکہ پلیٹ صاف کریں۔
- اگر کھانا مقدار میں کم ہو تو دوسروں کا خیال رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھانا لیں۔
- بہت ٹھونس کر کھانا مت کھائیں۔ ضرورت کے مطابق کھائیں اور تھوڑی بھوک

باقی رکھیں۔

- کھانا کھاتے وقت بہت زیادہ نہ جھکیں۔
- اگر آپ کھانے میں چمچ یا چھری کانٹے وغیرہ کا استعمال کررہے ہیں تو خیال رکھیں کہ شور پیدا نہ ہو۔
- پانی پیتے ہوئے غٹاغٹ ایک ہی سانس میں نہ پی جائیں بلکہ آرام سے دو تین سانس لیکر پئیں اور پانی ختم کرنے کے بعد ''حے'' کی آواز نہ نکالیں۔
- اگر کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا بھول گئے ہوں تو کھانے کے دوران جب یاد آئے تو **بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ** پڑھیں۔
- جب کھانا ختم کرچکیں تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ** پڑھیں یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں فرمانبرداروں میں سے بنایا۔
- اگر جھولی میں کھانے کے دوران استعمال کا رومال رکھا ہے تو کھانا ختم کرنے پر اسے تہہ کر کے منہ اور ہاتھ صاف کر کے رکھ دیں۔ ہاتھ دھولیں اور کلی کرلیں۔
- کھانے میں مٹھاس، مرچیں، گرم مصالحے کی کثرت نہ ہو۔
- کھانا بہت گرم نہ کھایا جائے اور نہ ہی سخت گرم چائے یا دودھ پیا جائے۔
- اسی طرح شدید ٹھنڈا پانی وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔

اگر کھانا اجتماعی ہو

- جب آپ کھانے کیلئے آئیں تو پہلے بیٹھے ہوئے لوگوں کو **السلام علیکم** کہیں۔
- جب آپ ڈش میں سے کوئی کھانے کی چیز یا جگ میں سے پینے کا پانی وغیرہ لیں تو

اس بات کا خیال رکھیں کہ ڈش یا جگ کو دوبارہ اس کی مناسب جگہ پر رکھ دیں نہ کہ اپنے پاس ہی رکھ لیا جائے ورنہ دوسروں کیلئے مشکل پیدا ہوگی۔

- اگر کوئی مطلوبہ ڈش وغیرہ آپ کی پہنچ سے دور ہے تو کھڑے ہوکر لمبا ہاتھ کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ جن صاحب کے نزدیک ہے ان سے درخواست کریں کہ وہ آپ تک پہنچادیں۔
- کوشش کریں کہ کھانے کے دوران باتیں بہت کم کی جائیں اگر بات کرنی ہو تو نوالہ چباتے ہوئے بات نہ کریں۔ بلکہ نوالہ کھالینے کے بعد بات کریں۔
- اگر آپ کے ساتھ بزرگ کھانے میں شامل ہوں تو ان کے کھانا شروع کرنے کے بعد کھانا شروع کریں اور کھانا ختم کرنے کے بعد بھی ان کا انتظار کریں لیکن اگر جلدی میں ہیں تو معذرت کر کے اٹھ جائیں۔
- اگر کھانا ڈائیننگ ٹیبل پر ہے تو بیٹھے ہوئے نہایت آرام سے بغیر گھسیٹے کرسی اپنی جگہ پر رکھ کر بیٹھ جائیں اور جب کھانا کھا کر اٹھیں تو کرسی کو آرام سے اٹھا کر میز کے نیچے کر دیں تا کہ دوسروں کیلئے رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔
- کوئی کھانا کھا رہا ہو تو اس کی طرف دیکھتے رہنے سے پرہیز کریں۔
- اگر کسی دعوت میں اکیلے شخص کو بلایا جائے تو اکیلے ہی جانا چاہئے۔
- بن بلائے کسی دعوت میں ہرگز شریک نہ ہوں۔

☆☆☆

نصاب ہلال اطفال

(حصہ دوم)

نصاب ہلال اطفال (حصہ دوم)

10 تا 11 سال کیلئے

1۔مسائل نماز

2۔نماز جمعہ

3۔قرآن کریم ناظرہ پارہ نمبر 21 تا 30

4۔قرآن کریم آخری پارہ سے سورۃ الفیل، قریش، الماعون مع ترجمہ

5۔سیرۃ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ + سیرۃ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ

6۔سیرۃ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سوانح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

7۔تاریخ احمدیت 1908ء تا 1914ء

8۔چہل حدیث سے حدیث نمبر 21 تا 30 مع ترجمہ

9۔اطفال الاحمدیہ کے عہدے دار

10۔گھر کے آداب

11۔اللہ تعالیٰ کے بیس صفاتی نام یاد کرنا

12۔عربی قصیدہ سے شعر نمبر 26 تا 40

13۔نظمیں (i) جمال وحسن قرآن......

(ii) اے خدا اے کارساز وعیب پوش وکردگار

(iii) بلند ہمتی

(iv) ہم احمدی بچے ہیں

14- سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مع ترجمہ

ضروری تشریح

نماز پڑھنے کا طریق پہلے بیان ہو چکا ہے اس کے مطابق اہمیت کے اعتبار سے نماز کے چار حصے ہیں۔

۱۔فرائضِ نماز یعنی وہ کام جن کا کرنا ضروری ہے اور اگر ان میں سے کوئی سہواً یا عمداً رہ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ البتہ اگر سہواً کوئی حصہ رہ جائے تو بعد میں سجدہ سہو کرلیں۔

فرائض جن کو ارکان نماز بھی کہتے ہیں۔مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔تکبیر تحریمہ ۲۔قیام ۳۔قرات قرآن کریم

۴۔رکوع ۵۔ہر رکعت میں دو سجدے ۶۔آخری قعدہ

۷۔سلام

ہر ایک کی تفصیل اوپر طریق نماز میں بیان ہو چکی ہے۔

۲۔واجبات نماز یعنی وہ کام جن کا کرنا ضروری ہے۔اگر عمداً ان میں سے کوئی نہ کیا جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ البتہ اگر سہواً کوئی کام رہ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ یہ واجبات مندرجہ ذیل ہیں:

سورۃ فاتحہ پڑھنا‘ فرضوں کی پہلی دو رکعت اور سنن و نوافل کی ساری رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی اور حصہ پڑھنا۔رکوع کے بعد سیدھے کھڑا ہونا جسے قومہ کہتے ہیں۔دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا جسے جلسہ کہتے ہیں۔دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا جسے درمیانی قعدہ کہتے ہیں۔قعدہ میں تشہد یعنی التحیات پڑھنا۔ ہر فرض کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا کرنا جسے تعدیل ارکان کہتے ہیں۔فرائض کو مقررہ ترتیب کے مطابق ادا کرنا۔نماز باجماعت کی صورت میں ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ اور مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر‘ جمعہ اور عیدین کی ساری رکعتوں میں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا۔

۳۔سنن نماز یعنی نماز کے وہ حصے جن کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اگر جان بوجھ کر ان میں سے کوئی نہ کیا جائے تو گناہ ہوگا البتہ سہواً رہ جائے تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدہ سہو ضروری ہے۔یہ سنن مندرجہ ذیل ہیں۔

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ ہاتھ باندھنا۔توجیہہ اور ثناء پڑھنا۔سورۃ فاتحہ کی قرات سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا۔سورۃ فاتحہ کے ختم ہونے پر آمین کہنا۔رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح کہنا۔رکوع سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔اس کے بعد اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو ساتھ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا۔اور اگر مقتدی ہے تو تسمیع کی بجائے اس کے لئے یہ تحمید کہنا سنت ہے۔سجدہ میں جاتے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔سجدہ میں کم از کم تین بار تسبیح کہنا۔دو سجدوں کے درمیان دعائے ماثورہ پڑھنا۔تشہد میں ذکر توحید پر شہادت کی انگلی اٹھانا۔آخری قعدہ میں درود شریف اور دوسری دعائیں پڑھنا۔فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔نمار باجماعت کی صورت میں امام کے لئے تکبیر تسمیع اور تسلیم بلند آواز سے کہنا۔سلام کہتے ہوئے منہ دائیں اور بائیں طرف پھیرنا۔

۴۔مستحبّاتِ نماز یعنی نماز کے وہ حصے جن کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی رہ جائے تو کوئی گناہ نہیں۔یہ مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔

نظر سجدہ کی جگہ مرکوز رکھنا۔رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر اور انگلیاں پھیلا کر رکھنا۔رکوع کے بعد کھڑے ہونے کے وقت ہاتھ کھلے چھوڑنا۔سجدے بجا لاتے وقت اس طرح جھکنا کہ پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر لگے۔رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بغیر سہارے کے اٹھنا۔جلسہ اور قعدہ میں ہاتھ گھٹنوں کے قریب اس طرح رکھنا کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو اس

طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں بڑی اور دوسری رکعت میں نسبتاً چھوٹی سورۃ پڑھنا۔ مقتدی کیلئے آمین بلند آواز اور تحمید آہستہ آواز سے کہنا۔

۵۔ مکروہاتِ نماز یعنی ایسی باتیں جن کا نماز میں کرنا ناپسندیدہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

نماز پڑھتے وقت ہاتھ آستین کے اندر رکھنا۔ کن انکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا یا آسمان کی طرف دیکھنا۔ آنکھیں بند رکھنا۔ ننگے سر نماز پڑھنا۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ بلا عذر قبلہ کی طرف نہ کرنا۔ بھوک لگی ہو اور دستر خوان بچھ گیا ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا۔ بیت الخلاء جانے کی حاجت کے باوجود نماز پڑھتے رہنا۔ قبرستان میں قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔ ایسا تنگ لباس پہننا کہ جس میں آسانی سے رکوع اور سجدہ نہ ہو سکے۔ ایک ٹانگ پر کھڑے ہونا اور دونوں پاؤں پر یکساں بوجھ نہ ڈالنا۔ نماز ایسے ماحول میں نہیں پڑھنی چاہیئے جو صفائی کے اعتبار سے اُس کے معیار پر پورا نہ اُترتا ہو مثلاً بکریوں کے باڑہ، اصطبل یا بازار میں جہاں شور و غل ہو۔ کھلی جگہ میں سُترہ رکھے بغیر نماز پڑھنا۔ کسی کے سوال یا سلام کے جواب میں سر ہلانا۔ قرأت میں قرآن کریم کی ترتیب کو بدلنا۔ مثلاً پہلی رکعت میں بعد کی اور دوسری رکعت میں پہلی سورتیں پڑھنا۔ سجدہ میں ہاتھ سر کے نیچے رکھنا۔ سجدہ میں پیٹ ران سے لگانا۔ سجدہ میں بازو زمین پر پھیلانا۔ رکوع اور سجدہ میں قرآنی آیت پڑھنا اور نماز با جماعت کی صورت میں امام سے پہلے حرکت کرنا۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا گناہگار ہے لیکن اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ نمازیوں کے سامنے سے ایک صف کا فاصلہ چھوڑ کر انسان گزر سکتا ہے۔

مُبطلاتِ نماز یعنی ایسی باتیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

نماز کی کسی شرط کو چھوڑ دینا یا دورانِ نماز اس کا باقی نہ رہنا۔ مثلاً وضو کا ٹوٹ جانا یا ستر کا کھل جانا۔ نماز کے کسی رکن یا واجب حصہ کو بلا عذر جان بوجھ کر چھوڑ دینا۔ نماز میں عمداً کسی سے بات کرنا یا زبان سے سلام کا جواب دینا یا کھل کھلا کر ہنس پڑنا۔ منہ موڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنا۔ نماز میں کھانا پینا۔ بلا ضرورت زیادہ اور بار بار حرکت کرنا۔

سجدہ سہو

نماز میں اگر کسی سے ایسی غلطی سرزد ہو جس سے نماز میں شدید نقص پڑ جائے۔ مثلاً سہواً فرض کی ترتیب بدل جائے یا کوئی واجب جیسے درمیانی قعدہ رہ جائے یا رکعتوں کی تعداد میں شک پڑ جائے تو اس غلطی کے تدارک کیلئے دو زائد سجدے کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ سجدے نماز کے آخری قعدہ میں تشہد۔ درود شریف اور دعاؤں کے بعد کئے جاتے ہیں جب یہ آخری دعا ختم ہو جائے تو تکبیر کہہ کر دو سجدے کئے جائیں اور ان میں تسبیحات سجدہ پڑھی جائیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر سلام پھیرا جائے۔ سجدہ سہو کرنے سے دراصل اس اقرار کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بھول چوک اور ہر قسم کے نقص سے صرف رب العزت کی ذات پاک ہے۔ انسان کمزور ہے اس کی اس غلطی سے درگذر فرمایا جائے اور اس کے بدنتائج سے اسے بچایا جائے۔

امام اگر ایسی غلطی کرے جس سے سجدہ سہو ضروری ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ مقتدیوں کیلئے بھی سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر صرف مقتدی سے ایسی کوئی غلطی ہو تو امام کی اتباع کی وجہ سے اس کی یہ غلطی قابل مؤاخذہ نہیں ہوگی اور اس کے لئے سجدہ واجب نہیں ہوگا۔

اگر رکعتوں کی تعداد یا کسی اور رکن کے ادا کرنے میں شبہ پڑ جائے تو یقین پر بنیاد

رکھی جائے۔ مثلاً اگر یہ شبہ ہو کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور چوتھی رہتی ہے۔

نماز کی اقسام اور ان کی رکعات

اللہ تعالیٰ نے جو نماز مقرر کی ہے اس کی چار اقسام ہیں۔

۱۔فرض ۲۔واجب ۳۔سنت ۴۔نفل

فرض نماز پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر کی دو رکعت۔ ظہر کی چار رکعت۔ عصر کی چار رکعت۔ مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی چار رکعت۔ ان میں سے اگر کوئی نماز سہواً رہ جائے تو اس کی قضاء ضروری ہوگی اور اگر کوئی عمداً چھوڑ دے تو وہ سخت گناہگار ہوگا۔

واجب نماز وتر کی تین رکعت۔ عید الفطر اور عید الاضحیہ ہر ایک کی دو دو رکعت۔ طواف بیت اللہ کی دو رکعت۔ ان میں سے اگر کوئی عمداً چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہوگا۔ البتہ اگر سہواً رہ جائے تو قضاء ضروری نہیں ہوگی۔ نذر مانی ہوئی نماز کا ادا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

سنت نماز فرض نماز کے علاوہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالعموم پڑھی ہے اور جس کا احادیث میں ذکر موجود ہے۔ اس نماز کو سنت کہتے ہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق اور آپ ﷺ کی روش پر چلتے ہوئے یہ نماز پڑھنا اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔ تارک السنّت قابلِ سرزنش ہے۔ سنت نماز یہ ہے:۔

فجر کی دو سنتیں فرض نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اور اگر کوئی شخص جماعت میں شامل ہو جائے یا کسی اور وجہ سے فرضوں سے پہلے نہ پڑھ سکے تو فرضوں کے معاً بعد پڑھ لے کیونکہ ان کے ادا کرنے کی بہت تاکید بیان ہوئی ہے۔

ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت اور فرضوں کے بعد دو رکعت۔ مغرب اور

عشاء کے فرضوں کے بعد دو دو رکعت نماز سنت ہے۔

نفل نماز اس نماز کے پڑھنے سے ثواب ملتا ہے۔ قربِ الٰہی میں ترقی نصیب ہوتی ہے تاہم اگر کوئی یہ نماز نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ مندرجہ ذیل نمازیں نفل ہیں:۔

تہجد آٹھ رکعت (دو دو رکعت کر کے پڑھنا) اشراق یعنی چاشت (کی چار رکعت) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد (یعنی وضو کے بعد یا مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعت نماز پڑھنا)۔ استخارہ یعنی طلب خیر کیلئے دو رکعت نماز۔ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت۔ دو رکعت تحیۃ الشکر۔ خوشی کے موقع کے مطابق دو رکعت نماز نفل موجب ثواب و برکت ہے۔ اس کے علاوہ اوقاتِ مکروہہ کے سوا جب موقع ملے اور دل کرے دو نفل نماز پڑھنا باعثِ ثواب ہے۔ نوافل اصولاً گھر میں پڑھنے چاہئیں۔ اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔

سنن اور نوافل فرائض کی تکمیل کرتے ہیں۔ یعنی فرائض کی ادائیگی میں اگر کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہو تو اس کی تلافی سنتوں اور نوافل سے ہو جاتی ہے نیز نوافل ایمان کے استحکام کا بھی موجب بنتے ہیں۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے سوائے نابالغ، مریض، مسافر، عورت اور غلام کے۔ قرآن مجید میں ہے کہ جب جمعہ کی نماز کیلئے بلایا جائے تو سب کام چھوڑ کر جلدی سے آ جاؤ اور جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈو۔ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کے دن طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے۔ پھر جمعہ کے دن جس کو نماز جمعہ، نماز جنازہ، خطبہ نکاح اور کسی بیمار کی عیادت کی توفیق نصیب ہو تو اس کو جنت کی خوشخبری ہو۔ جمعہ و عیدین کیلئے غسل کرنا واجب ہے صاف کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

سایہ ڈھل جائے تو نماز جمعہ کا وقت شروع ہوتا ہے اس وقت پہلی اذان کہی جاتی ہے۔ جب امام مصلّٰی پر آ جائے تو موذّن دوسری اذان کہے۔ اذان ختم ہونے پر امام خطبہ کہے اور سننے والے مکمل خاموشی سے خطبہ سنیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی کو چپ کرانا ہو تو اشارے سے ہی کرانا چاہئے کیونکہ یہ خطبہ بھی نماز ہی کا حصہ ہے۔ امام کے سوا کم از کم دو آدمی ہوں تو نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔ نماز جمعہ کی دو رکعت فرض ہیں۔ خطبہ سے پہلے چار سنتیں ادا کریں۔ اگر خطبہ شروع ہو چکا ہو تو صرف دو سنتیں ادا کریں اور بعد میں چار سنتیں ادا کریں۔

پہلا خطبہ جمعہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صلی ﷺ بندے ہیں اس کے اور رسول ہیں اس کے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اس (گواہی) کے بعد پس مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان دھتکارے ہوئے سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

....

اس کے بعد سورۃ فاتحہ یا قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ کر بطور وعظ، وقت اور ضرورت کے مطابق مفہوم بیان کرے یا کسی دینی کتاب سے پڑھ کر سنائے۔ پہلا خطبہ ختم کر کے چند سیکنڈ بیٹھنے کے بعد دوبارہ کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

دوسرا خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم تعریف کرتے ہیں اس کی اور مدد چاہتے ہیں اس سے

وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور ہم بخشش مانگتے ہیں اس سے اور ہم ایمان لاتے ہیں اس پر اور ہم توکل کرتے ہیں اس پر اور ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ

اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے برے کاموں سے جس کو ہدایت دے اللہ

فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ

پس نہیں کوئی گمراہ کرنے والا اسے اور جس کو وہ گمراہ قرار دے پس نہیں کوئی ہدایت دینے والا اسے

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا

وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے ہیں اس کے اور رسول ہیں اس کے

عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

اے اللہ کے بندو! رحم کرے تم پر اللہ یقیناً اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا

وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ

اور نیکی کرنے کا اور بہترین سلوک کرنے کا رشتہ داروں سے اور منع کرتا ہے بے حیائی سے

وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

اور ناپسندیدہ باتوں سے اور بغاوت سے وہ تمہیں وعظ کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو

اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

تم یاد کرو اللہ کو وہ یاد کرے گا تم کو اور اس کو پکارو وہ قبول کرے گا تمہاری دعا اور اللہ کو یاد کرنا بہت بڑا کام ہے۔

....

دوسرے خطبہ کے بعد اقامت ہو۔ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری میں المنافقون۔ یا پہلی میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں الغاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔

☆☆☆☆

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۲

کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝۳

کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا؟

وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝۴

اور اُن پر غول در غول پرندے (نہیں) بھیجے؟

تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝۵

وہ اُن پر کنکر ملی خشک مٹی کے ڈھیلوں سے پتھراؤ کر رہے تھے۔

فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝۶

پس اس نے اُنہیں کھائے ہوئے بھُوسے کی طرح کر دیا۔

سُوْرَۃُ القریش

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝۲

قریش میں باہم ربط پیدا کرنے کیلئے۔

اٖلٰفِھِمْ رِحْلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۝۳

(ہاں) اُن میں ربط بڑھانے کیلئے (ہم نے) سردیوں اور گرمیوں کے سفر بنائے ہیں۔

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ھٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ

پس وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی۔

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ

جس نے اُنہیں بھوک سے (نجات دیتے ہوئے) کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔

سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ

کیا تُو نے اس شخص پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟

فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ

پس وہی شخص ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ

پس اُن نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔

الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ

جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔

الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ

وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ

اور روزمرّہ کی ضروریات کی چیزیں بھی (لوگوں سے) روکے رکھتے ہیں۔

سیرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

☆نام: حضرت عثمانؓ ☆کنیت: ابوعبداللہ ☆القابات: صاحب ہجرتین، ذوالنورین اور غنی ☆والد کا نام: عفان بن العاص ☆قبیلہ: قریش کی شاخ بنوامیہ ☆ والدہ کا نام: اروٰی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب۔ ☆ نانی: اُم حکیم البیضاء یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔

واقعہ فیل کے چھٹے سال پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سال چھوٹے تھے۔ بچپن میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ والد کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ مسلمان ہوئے آپؓ کے ساتھ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی ایمان لائے۔ ایمان لانے والوں میں آپ کا چوتھا نمبر تھا۔ قبول حق کی وجہ سے آپؓ کا چچا حکیم بن ابوالعاص رسیوں سے جکڑ کر مارا کرتا تھا۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمّ کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ سے بیاہی گئیں۔ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت کی۔ مدینہ میں آپؓ کے مؤاخاتی بھائی حضرت اوس بن ثابت الانصاریؓ تھے۔ آپؓ نے تمام غزوات میں شرکت کی سوائے غزوہ بدر کے وہ بھی حضور ﷺ کے حکم سے حضرت رقیہؓ کی بیماری میں نگہداشت و تیمارداری کیلئے رُک گئے تھے۔ حضور ﷺ نے آپؓ کو بدری صحابہ میں شمار کیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر مکہ گئے۔ افواہ پھیلی کہ آپؓ کو مکہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ آپؓ کے خون بہا کے بدلے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بیعت لی جو کہ بیعت رضوان کہلائی۔ آپؓ نے بئر رومہ مدینہ میں خرید کر وقف کیا۔ ۷ ہجری میں مدینہ میں قحط پر سینکڑوں اونٹ اور غلہ غرباء اور

مساکین میں بالکل مفت تقسیم کیا۔حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔

کارنامے اور فتوحات: حضرت عثمانؓ کے ذریعہ قرآن کریم کی اشاعت صحیفوں کی شکل میں ہوئی۔ شمالی افریقہ کی فتوحات ۲۷ ہجری۔ قبرص کی فتح مشرقی فتوحات خراسان کی فتح۔ کرمان۔ سجستان۔ غزنی۔ کابل۔ طخارستان۔ نیشاپور اور اشرس و ماوراء البحر کی فتوحات مغربی فتوحات ایشائے کوچک۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگِ تبوک کے موقع پر جب سامانِ جنگ کی ضرورت پیش آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریک فرمائی تو حضرت عثمانؓ نے تین سو اونٹ مع سازوسامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کئے۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اگر عثمان کوئی نفلی کام نہ بھی کریں تو ان کی یہ قربانی ہی کافی ہے گویا آپؓ کی یہ قربانی خدا کے نزدیک بڑی عظیم الشان قربانی تھی۔ الغرض حضرت عثمانؓ اسلام کے ایک نہایت جلیل القدر اور اعلیٰ پایہ کے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ سے راضی ہو اور آپؓ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

☆☆☆

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

بچپن

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں تیس سال چھوٹے تھے۔ آپؓ آنحضرت ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپؓ کے والد ابوطالب اور والدہ فاطمہؓ بنتِ اَسَد تھیں۔ یہ دونوں وہ بزرگ ہستیاں تھیں جنہوں نے بچپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی محبت اور شفقت سے پرورش کی اور اپنے بچوں سے بڑھ کر آپ سے حسن سلوک کیا۔

حضرت علیؓ کی پیدائش کے وقت آپؓ کے والد کی مالی حالت اچھی نہیں تھی اور عیالدار آدمی تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بچپن سے ہی اپنی کفالت میں لے لیا۔ چنانچہ آپؓ کی تمام پرورش اور تعلیم وتربیت حضور ﷺ کی نگرانی میں ہوئی اور حضرت علیؓ اپنی نیکی، تقویٰ اور علم میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے وقت آپؓ کی عمر صرف دس سال تھی اور آپؓ اپنے ہم عمر لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

کارنامے

کفارِ مکہ کے مسلمانوں پر مظالم انتہاء کو پہنچ گئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دینے کا منصوبہ تیار کیا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا۔ کفار نے حملہ کیلئے جو رات مقرر کی تھی اسی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو لٹا دیا۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس قدر سرشار تھے کہ آپ ﷺ کے ایک اشارے پر فوراً اس خوفناک رات کو آپ ﷺ کے بستر کو پھولوں کی سیج سمجھ کر اس پر لیٹ گئے۔ بلاشبہ آپؓ کا یہ کارنامہ بہادری کا ایک نادر نمونہ ہے۔ صبح ہوئی تو قریش کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ حضرت علیؓ کو دیکھ کر بہت غصے ہوئے۔ حضرت علیؓ کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی اور آنحضرت ﷺ سے متعلق پوچھنا چاہا، مگر آپؓ

کے لبوں پر مہرِ خاموشی لگ چکی تھی۔ ناچار انہوں نے تنگ آ کر آپؓ کو چھوڑ دیا۔

حضرت علیؓ انتہائی وفاداری کے ساتھ شروع سے لیکر آخر تک ہر موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بڑے بڑے معرکے آپؓ نے سَر کیئے۔ خصوصاً قلعہ خیبر کی فتح کا سہرا آپؓ کے سر ہے۔ اپنے علم وفضل، زہد وتقویٰ، عقل ودانش اور بیمثال شجاعت کے باعث صحابہ کرامؓ میں آپؓ کو ایک نمایاں مقام حاصل تھا آپؓ کی انہی خوبیوں اور ایمان واخلاص کی وجہ سے آنحضورﷺ نے اپنی لختِ جگر اور سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی آپؓ سے کردی۔

حضرت علیؓ بہت صائب الرائے تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور سے متعلق مشورہ کیا کرتے تھے اور آپؓ کا یہ مقام حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت میں بھی قائم رہا اور آپؓ ان تینوں خلفاء کے مشیرِ خاص رہے اور نہایت وفاداری سے خدمتِ اسلام بجالاتے رہے۔ سنِ ہجری قمری آپؓ کے مشورے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا۔ حضرت علیؓ ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔

وفات

حضرت علیؓ نے کل چار سال آٹھ مہینے اور چوبیس دن خلافت کی۔ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (۶۶۱ء) کو آپؓ صبح کی نماز پڑھنے جارہے تھے کہ راستے میں ایک خارجی ابنِ ملجم نے آپؓ پر حملہ کرکے آپؓ کو شہید کردیا۔

اخلاق واوصاف

حضرت علیؓ اسلام کے نڈر اور بہادر سپاہی تھے آپؓ کے دینی مرتبہ اور بزرگی کا یہ عالم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو عشرہ مُبشرہ میں شامل فرمایا۔ یعنی ایسے دس صحابہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ آپؓ قرآنی علوم ومعارف کا ایک خزانہ تھے اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ماہر تھے آپؓ عدل وانصاف کے بڑے دلدادہ تھے کسی کی معمولی سی حق تلفی بھی برداشت نہ فرماتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کا نام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تھا۔ والدہ کا نام محمودہ بیگم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کے نواسے تھے۔ آپ ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۳ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کیا بعد ازاں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہؓ صاحب سے عربی اور اُردو پڑھتے رہے۔ پھر دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پنجاب بھر سے تیسرے نمبر پر رہے۔ میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۳۴ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۳۴ء میں ہی مزید اعلیٰ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کیلئے انگلستان روانہ ہوئے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد قادیان تشریف لائے۔ قیامِ انگلستان کے دوران لندن سے سہ ماہی رسالہ ''الاسلام'' جاری کیا۔

۲۷ نومبر ۱۹۳۸ء کو جامعہ احمدیہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ جون ۱۹۳۹ء تا اپریل ۱۹۴۴ء جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ اسی دوران کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔

فروری ۱۹۳۹ء میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر ہوئے اور اکتوبر ۱۹۴۹ء تک نہایت احسن رنگ میں خدمات بجالاتے رہے اور خدام الاحمدیہ کے

نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ مئی ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج قادیان کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں یہ کالج پہلے لاہور اور پھر ربوہ منتقل ہو گیا آپ (۱۹۶۵ء تک) خلیفہ بننے تک اس کے پرنسپل رہے۔

فروری ۱۹۴۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو مجلس مذہب و سائنس کا نائب صدر مقرر فرمایا۔ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ ۱۹۔ فروری ۱۹۴۸ء کو تحریک جدید پاکستان کے ڈائریکٹر بنے۔ ملکی حفاظت کیلئے مقرر ہونے والی احمدیہ جماعت کی فرقان بٹالین کے لئے جون ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۵۰ء کشمیر کے محاذ پر خدمات سرانجام دیں۔ اکتوبر ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر رہے اس وقت صدر حضرت مصلح موعودؓ خود تھے۔

یکم اپریل ۱۹۵۳ء تا ۲۸ مئی مارشل لاء کے تحت آپ کو اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ مئی ۱۹۵۵ء کو صدر صدر انجمن احمدیہ کے اہم عہدے پر مقرر ہوئے اور خلیفہ بننے تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۷ نومبر ۱۹۵۵ء کو صدر مجلس انصار اللہ مقرر ہوئے اور ۱۹۶۸ء تک رہے۔ ۱۹۵۹ء تا نومبر ۱۹۶۵ء افسر جلسہ سالانہ رہے۔

۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر مجلس انتخاب خلافت نے ساڑھے سات بجے شام آپ کو خلیفۃ المسیح الثالث منتخب کیا۔ آپ نے اپنے دورِ خلافت میں بیرونی ممالک کے دورے ۱۹۶۷ء۔ ۱۹۷۰ء۔ ۱۹۷۳ء۔ ۱۹۷۵ء۔ ۱۹۷۶ء۔ ۱۹۷۸ء۔ ۱۹۸۰ء میں کیے۔

آپ کے دورِ خلافت کی اہم تحریکات

فضل عمر فاؤنڈیشن۔ تعلیم القرآن۔ وقفِ عارضی۔ مجلس موصیان۔ نصرت جہاں

ریزروفنڈ۔ احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ اتحاد بین المسلمین۔ وقف بعد از ریٹائرمنٹ۔ احمدیہ تعلیمی منصوبہ۔

آپ کی چند اہم کتب

قرآنی انوار۔ تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد۔ ہمارے عقائد۔ ایک سچے اور حقیقی خادم کے بارہ اوصاف۔ المصابیح۔ امن کا پیغام اور اک حرف انتباہ۔

وفات ۸ اور ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات پونے ایک بجے بیت الفضل اسلام آباد پاکستان میں ہوئی اور ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو ربوہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

☆☆☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ حضرت المصلح الموعودؓ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا نام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب تھا۔ والدہ کا نام حضرت سیدہ مریم صاحبہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب آف کلرسیداں ضلع راولپنڈی کے نواسے تھے۔ آپ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے حاصل کی اور ۱۹۴۴ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انہی دنوں آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال بھی ہو گیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۹ء میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئے جہاں سے اکتوبر ۱۹۵۷ء میں واپس تشریف لائے۔ قیام لندن کے دوران وہاں علم بھی حاصل کیا۔ یورپ سے واپسی کے بعد دینی خدمات میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ ۱۹۵۸ء میں حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کو ناظم ارشاد وقف جدید مقرر کیا اور خلیفہ منتخب ہونے تک اس اہم عہدے پر قریباً ۲۴ سال کام کرتے رہے۔ اسی دوران ۱۹۶۰ء میں جلسہ سالانہ ربوہ میں پہلی دفعہ خطاب کیا۔ خدام الاحمدیہ میں پہلے مہتمم صحت جسمانی پھر ۱۹۶۰ء سے لیکر ۱۹۶۶ء تک نائب صدر اور ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۹ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدے پر فائز رہے۔ جنوری ۱۹۷۰ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت کی طرف سے جانے والے وفد

کے ممبر رہے۔ وفد کے امیر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تھے۔ جنوری ۱۹۷۹ء میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر مقرر ہوئے اور خلیفہ منتخب ہونے تک اس اہم عہدہ کی ذمہ داریاں بطریق احسن سرانجام دیتے رہے۔

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مصلح موعود کی مقرر کردہ مجلس انتخاب کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں آپ کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کر لیا گیا۔

مسندِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو یورپ کا پہلا دورہ کیا اور ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد بشارت سپین کا افتتاح کیا۔ (اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۱۹۸۰ء میں رکھا تھا) پاکستان کے صدر ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو اینٹی احمدیہ آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے پاکستان میں احمدیوں پر بعض اصطلاحات کے استعمال اور تبلیغ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ان حالات میں آپ بحیثیت خلیفۃ المسیح اپنے فرائض کما حقہ انجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس لئے آپ ۲۹۔ اپریل ۱۹۸۴ء کو ربوہ سے ہجرت کر کے ۳۰۔ اپریل ۱۹۸۴ء کو لندن پہنچ گئے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی کا عظیم الشان دور شروع ہوا۔ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو آپ نے دنیا بھر میں مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت فرمائی۔ ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء میں پہلی تاریخی عالمی بیعت جلسہ سالانہ لندن کے دوسرے روز ہوئی جس میں ۸۴ ملکوں کی ۱۱۵ قوموں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن نے لندن سے باقاعدہ نشریات شروع کیں۔ یورپ اور امریکہ کیلئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات کا آغاز یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو ہوا۔ آپ ایم ٹی اے کے ان پروگراموں میں بنفس نفیس شرکت فرماتے تھے۔ درس القرآن، ملاقات، لقاء مع العرب، ہومیو پیتھی کلاس، چلڈرن کارنر، اُردو کلاس۔

۵ جولائی ۱۹۹۶ء سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اپنی نشریات گلوبل بیم کے ذریعے شروع کیں۔ آپ کے دور کی اہم تحریکات بیوت الحمد۔ وقف نو۔ وقف جدید کو ساری دنیا تک وسیع کرنے کی تحریک۔ تمام احمدی عربی اور اردو زبان سیکھیں۔ شہدائے احمدیت کیلئے بلال فنڈ۔

آپ کی چند اہم تصنیفات

ذوق عبادت اور آداب دعا۔ زھق الباطل۔ سوانح فضل عمر جلد اوّل۔ ہومیوپیتھی (لیکچرز)۔ مذہب کے نام پر خون۔ وصال ابن مریم۔ خلیج کا بحران اور نظامِ جہانِ نو اور ورزش کے زینے۔

☆ Islams response to the Contemporary Issues.

☆ Revelation, Rationality, Knowledge and Truth.

☆ Christianity-A Journey from Facts to Fiction.

☆☆☆

تاریخ احمدیت

۱۹۰۸ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مخالفین کی طرف سے منظّم قلمی اور لسانی یورش کی گئی جس کے جواب میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ''وفات المسیح'' اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ صاحب نے ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے'' کے عنوان سے رسائل تحریر فرمائے۔

۳۰ مئی: خلافتِ اولیٰ میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بیت المال کا مستقل محکمہ قائم فرمایا۔

جون: حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ صاحب نے قادیان میں پہلی پبلک لائبریری قائم کی۔ جس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کتابیں اور چندہ عنایت فرمایا۔

۱۴ جون کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے تحریک فرمائی کہ خوشنویس (کاتب) حضرات مرکز میں آ کر رہیں تا کہ سلسلہ کے کام بروقت ہو سکیں۔

۲۱ جون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تصنیف ''پیغام صلح'' خواجہ کمال الدین صاحب نے پنجاب یونیورسٹی ہال میں پڑھ کر سنائی۔

جولائی: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی بھیرہ کی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی۔

اکتوبر: رمضان میں مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اعتکاف فرمایا اور روزانہ ۳، ۳ پاروں کا درس القرآن دیا۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے قادیان میں ڈسپنسری کے ساتھ وسیع ہال تعمیر کرنے کیلئے چندہ کی تحریک فرمائی۔

۱۹۰۹ء

۲۱ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے یتامیٰ، مساکین اور طلبہ کی امداد کی تحریک کی۔

یکم مارچ: مدرسہ احمدیہ کی مستقل درسگاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔

۲۵ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی صدارت میں صدر انجمن احمدیہ نے پنجاب میں اردو کو تعلیمی زبان بنانے کی قرارداد پاس کی۔

اکتوبر میں خلافتِ اُولیٰ کے عہد کا نیا اخبار ''نور'' جاری ہوا۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کیلئے تیس ہزار روپے کی اپیل کی۔

۱۹۱۰ء

۲۱ جنوری: قادیان میں نماز جمعہ میں احمدی مستورات نے پہلی بار شرکت کی۔

۵ مارچ: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے دارالعلوم میں بیت نور کا سنگ بنیاد رکھ کر محلّہ کی آبادی کا آغاز کیا۔

۱۱ مارچ: بیت الاقصیٰ قادیان کی توسیع کیلئے اجتماعی وقارِ عمل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے شرکت فرمائی۔

۲۵ مارچ: خطبہ جمعہ میں پہلی بار آواز آگے پہنچانے کیلئے آدمی مقرر کئے گئے۔

۲۴ جولائی: منصبِ خلافت سنبھالنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے پہلا سفر ملتان کی طرف اختیار فرمایا جو ایک طبی شہادت کے سلسلہ میں تھا۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کو امیر مقامی قادیان مقرر فرمایا۔

۱۸ نومبر: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ گھوڑے سے گر گئے اور سخت چوٹیں آئیں۔

۲ دسمبر: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی جگہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ

صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا امیر مجلس مقرر فرمایا۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حضرت مولانا غلام رسولؓ صاحب راجیکی کو جماعت لاہور کا مربی مقرر فرمایا۔

۱۹۱۱ء

جنوری: قادیان میں دارالضعفاء کا قیام ہوا اور حضرت میر ناصر نوابؓ صاحب منتظم بنے۔

فروری: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے انجمن انصار اللہ قائم کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا میں بھی انصار اللہ میں شامل ہوں۔

۱۶ اپریل کو انجمن انصار اللہ کا افتتاحی اجلاس ہوا۔

جولائی: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے سرکاری ملازم مسلمانوں کے نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حکومت سے اجازت کی خاطر میموریل کی تحریک فرمائی جو مارچ ۱۹۱۳ء میں حکومت نے منظور کر لیا۔

۱۹۱۲ء

فروری: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تحریک پر انجمن مبلغین کا قیام ہوا۔

فروری تا جون: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے حالات وسوانح لکھوائے جو آخر سال میں ''مرقاۃ الیقین'' کے نام سے شائع ہوئے۔

جولائی: خطبات نور کی اشاعت ہوئی۔ دوسرا حصہ نومبر میں شائع ہوا۔

۱۹۱۳ء

مارچ: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے درس بخاری شریف شروع فرمایا۔

۱۹ جون: الفضل اخبار قادیان سے جاری ہوا۔ اس کے بانی و ایڈیٹر حضرت مرزا

بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب تھے۔

جون: حضرت چوہدری فتح محمدؓ صاحب سیال کو بطور مربی انگلستان بھجوایا گیا۔

۲۶ جولائی: عربی کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ صاحب کو مصر اور شام کیلئے روانہ کیا گیا۔

۱۹۱۴ء

جنوری: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اشاعت اسلام کی ملک گیر سکیم تیار کی اور دعوت الی الخیر فنڈ قائم کیا۔

وسط جنوری میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مرض الموت کا آغاز ہوا۔ ۸ فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں احمدی ہوں گے۔

۲۷ فروری: کھلی آب و ہوا کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ حضرت نواب محمد علی خانؓ صاحب کی کوٹھی دار السلام میں منتقل ہو گئے۔

۱۳ مارچ: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی اور اسی دن دوپہر کو دو بجکر بیس منٹ پر حالتِ نماز میں اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

۱۴ مارچ: مسجد نور میں احباب جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کو خلیفۃ المسیح الثانیؓ منتخب کیا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا جنازہ پڑھایا اور سوا چھ بجے شام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

دس حدیثیں (چہل احادیث سے حدیث نمبر 21 تا 30)

حدیث	ترجمہ
21۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ	اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے
22۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ	ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے
23۔ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ	نیکی بتانے والا نیکی کرنے والی کی طرح ہوتا ہے
24۔ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ	مومن کا وعدہ ایسا پختہ ہوتا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں نقد دے دی جائے۔
25۔ لَایَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ	کسی مومن کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔
26۔ لَایَشْکُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّایَشْکُرُ النَّاسَ۔	جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا
27۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ	قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے
28۔ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ	سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی
29۔ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا	کاموں میں سے بابرکت وہ کام ہوتا ہے جس میں میانہ روی ہو
30۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ	مجالس امانت کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ

گھر کے آداب

- گھر ایسا ہو کہ گھر کے تمام افراد وہاں جا کر سکون پائیں۔
- والدین اور دیگر افرادِ خانہ کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کریں۔ آپس کا تعلق بہت پیار محبت کا ہو۔
- گھر کے افراد آپس میں گفتگو کے وقت بحث سے پرہیز کریں۔ حفظِ مراتب کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے پر بدظنی سے بچیں۔ چھوٹے بڑوں کی اطاعت کریں اور بڑے چھوٹوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ باقی افراد خانہ کے دوستوں اور دیگر ملنے جلنے والوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کریں۔
- گھر میں **بسم اللّٰہ، السلام علیکم، جزاکم اللّٰہ، ماشاء اللّٰہ، الحمدللّٰہ، انشاء اللّٰہ** وغیرہ الفاظ رائج کریں۔
- اپنے گھر اور اس کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
- گھر میں جلد سونے اور جلد جاگنے کو رواج دیں۔
- اپنے گھر میں صبح کے وقت تلاوت قرآن کریم کو رائج کریں۔
- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے علاوہ گھروں میں بھی سنتیں اور نوافل پڑھنے چاہئیں۔ مسجد نہ جا سکنے والے افراد اور خواتین گھر میں وقت پر نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ جو افراد مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کر سکتے ہوں گھر کے ذمہ دار افراد و خواتین انہیں حتی الوسع توجہ دلاتے رہیں۔
- رات بستر پر جانے سے پہلے وضو کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
- رات لیٹنے سے پہلے بستر کو جھاڑ لیں۔ عشاء سے پہلے سونا نہیں چاہئے اور عشاء کی نماز کے بعد بے مقصد باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔
- روزانہ کم از کم دو بار صبح اور رات کو دانت صاف کرنے کی عادت پختہ کریں۔

- گھر میں بھی مناسب لباس پہننے کا التزام رکھیں۔
- اگر کوئی مہمان آئے تو کھلے دل سے مہمان نوازی کریں۔ لیکن حد سے زیادہ تکلف نہ کریں۔
- اگر آپ کسی کے گھر جائیں تو عین دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوں اور دروازوں کی درزوں سے اندر مت جھانکیں بلکہ دروازے کے ایک طرف کھڑے ہو کر اجازت لیں اور دروازہ زور زور سے نہ کھٹکھٹائیں اور نہ ہی گھنٹی بجاتے چلے جائیں۔
- اگر تین دفعہ وقفہ وقفہ سے اجازت طلب کرنے پر اجازت نہ ملے تو برا منائے بغیر واپس آجائیں۔
- ایسے کمرے کی چھت پر نہ سوئیں جس کی منڈیر نہ ہو اور چھت کی منڈیر پر بیٹھنے سے گریز کریں۔
- اپنے مکان، اپنے کمرے اور اپنے استعمال کی چیزوں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔
- اپنے گھر کی خوبصورتی برباد نہ کریں خواہ وہ کرائے کا ہی ہو۔
- اپنے گھر دیگر مکانوں اور دیواروں پر لکیریں لگانے یا بے جا لکھنے سے بچیں۔
- گھر کی دیواروں اور فرش کو تھوک یا پان کی پیک سے آلودہ نہ کریں۔
- اپنی ردّی اور گھر کا کوڑا کرکٹ ہر جگہ بکھیرنے کی بجائے ٹوکری میں ڈالیں اور ہر جگہ مناسب جگہ پر ردّی کی ٹوکری رکھی ہونی چاہئے۔
- اگر آپ باتھ روم میں ہیں تو کسی سے گفتگو نہ کریں۔
- والدین کو چاہئے کہ اپنا گھر کلی طور پر نوکروں اور بچوں کے حوالہ نہ کریں اور گھریلو ملازمین پر ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈالیں۔
- گھر کے افراد آپس میں ایک دوسرے کی ذاتی زندگی کا مکمل احترام کریں مثلاً ایک دوسرے کی بغیر اجازت خطوط یا ڈائری پڑھنا اور ایک دوسرے کے کمروں میں

بغیر دستک کے چلے جانا وغیرہ۔

❁ اپنے گھر میں گانوں کی کیسٹس لگانے کی بجائے نظموں اور اچھے شعرا کے کلام کی کیسٹس لگائیں۔

❁ والدین ٹی وی کے پروگرام اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے کی کوشش کریں اور پروگرام کی اچھائی یا برائی پر تبصرہ کرتے جائیں۔

❁ اپنے بہن بھائیوں یا ساتھیوں سے ایسا مذاق نہ کریں جو انہیں ناگوار گزرے۔

❁ ہر وقت تیوری چڑھائے رکھنے سے گریز کریں اور بامذاق انسان بننے کی کوشش کریں۔

❁ گھر کی باتیں دوسروں میں کرنے سے حتی الوسع گریز کریں۔

❁ اپنے گھر میں شور وغل کر کے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیں۔

❁ اپنے گھر میں ایسا حجرہ یا جگہ مخصوص کرنے کی کوشش کریں جہاں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

❁ والدین اپنے بچوں کو اچھی اچھی کہانیاں اور واقعات ضرور سنائیں جو سبق آموز ہوں۔

❁ گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے گھر میں آتے ہوئے اور گھر سے باہر نکلتے ہوئے بھلائی مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔

☆☆☆

صفاتِ الٰہی یا اسمائے حُسنیٰ

اَلْمُجِیْبُ	قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ	کشائش والا
اَلْحَکِیْمُ	حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ	محبت کرنے والا
اَلْمَجِیْدُ	بڑی شان والا	اَلْبَاعِثُ	اٹھانے والا
اَلشَّھِیْدُ	حاضر	اَلْحَقُّ	سچا مالک
اَلْوَکِیْلُ	کام سنبھالنے والا	اَلْقَوِیُّ	زور آور
اَلْمَتِیْنُ	قوت والا	اَلْوَلِیُّ	حمایت کرنے والا
اَلْحَمِیْدُ	خوبیوں والا	اَلْمُحْصِیُ	گنتی والا
اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُعِیْدُ	دوسری بار پیدا کرنے والا
اَلْمُحْیِیُ	زندہ کرنے والا	اَلْمُمِیْتُ	مارنے والا
اَلْحَیُّ	زندہ اور زندگی بخشنے والا	اَلْقَیُّوْمُ	سب کا تھامنے والا

قرآنِ مجید

۞ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ

قرآن کامل کتاب ہے اور اس امر میں کوئی شک نہیں۔

۞ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ

قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں۔

۞ وَ اِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَ اَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو۔ اور چپ رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۞ قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَ لَوۡ کَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِیۡرًا

تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس قرآن جیسی کتاب لانے کیلئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس جیسی کتاب نہیں لا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

۞ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ

اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

حدیث

۞ خَیۡرُکُمۡ مَّنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۞ ''قرآن جواہرات کی تھیلی ہے''۔ (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۞ ''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

۞ ''قرآن مجید کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں''

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

''جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے''

☆☆☆

عربی قصیدہ

26- أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا
زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِى الْقُرْاٰنِ

عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ایسے خاوند سے، جس کی حرمت قرآن میں آ گئی حرام کر دیا گیا۔

27- وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
وَ اَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اورتو نے مئے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

28- كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَهُ فِى الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہت سے تھے جو لبالب خم لنڈھا جاتے تھے سو تو نے ان کو دین میں متوالے بنا دیا

29- كَمْ مُحدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے۔

30- كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهُمْ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

31- اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے؟

32- تَرَكُوْا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوامِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذت کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل دیا۔

33- كَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِىْ قَبْلَهَا
قَدْ اُحْصِرُوْا فِىْ شُحِّهَا كَالْعَانِىْ

وہ اس سے پہلے دوتارے کی سروں کی حرص میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے

34- قَدْ كَانَ مَرْتَعُهُمْ أَغَانِى دَائِمًا
طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ

ان کے عیش و عشرت کا میدان ہمیشہ ہی راگ و رنگ تھا کبھی تو نازک اندام عورتوں سے شغل کرتے اور کبھی شراب کے مٹکوں سے۔

35- مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِىْ
أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانِ

انہیں حسین عورتوں کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی یا پھر وہ شراب نوشی میں مصروف رہتے یا شراب کے پیالوں کے تصور میں محو ہوتے۔

36- كَانُوا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ

رَاضِيْنَ بِالْاَوْسَاخِ وَالْاَدْرَانِ

وہ اپنے اکھڑ پن کی وجہ سے فساد کے شیفتہ تھے اور میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے۔

37- عَيْبَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ

حُمُقُ الْحِمَارِ وَ وَثْبَةُ السِّرْحَانِ

ان کی جہالت کی وجہ سے دو عیب ان کے لازمِ حال تھے یعنی گدھے کی اڑ اور بھیڑیئے کا حملہ

38- فَطَلَعْتَ يَاشَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ

لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِکَ النُّوْرَانِیْ

سوائے آفتابِ ہدایت! تو نے ان کی خیر خواہی کیلئے طلوع کیا تا اپنے نورانی چہرہ سے تو انہیں منور کر دے۔

39- اُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ مُّحْسِنٍ

فِیْ الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ

تو رب کریم محسن کی طرف سے خوفناک فتنے اور طغیان و سرکشی کے وقت بھیجا گیا

40- يَالَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ

رَيَّاهُ يُصْبِی الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ! کیا ہی جوان مرد ہے! کیسے حسن و جمال والا ہے! جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح موہ لیتی ہے۔

فضائلِ قرآن مجید

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہر گز
اگر لُو لُوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے
ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زبان کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کِذب و بہتاں ہے؟
اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے؟

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے؟

خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

☆☆☆

اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار

اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذُوالمِنَن شکروسپاس

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ

کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا

مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

یہ سرا سر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند

ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم

جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ

چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو

جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے

اے مرے سورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بیقرار

اے میرے پیارے فِدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا

پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ

مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا

اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

ہے سرِراہ پر مرے وہ خود کھڑا مولیٰ کریم

پس نہ بیٹھو میری رہ میں اے شریرانِ دیار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر

میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

بلند ہمتی

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شیروں کی طرح غرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیرِ زباں سے گھر بیٹھے دشمن کو مارے جاتے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اے میری الفت کے طالب! یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے گر تیرے ارادے مردہ ہیں
گر تیری امنگیں کوتہ ہیں گر تیرے خیال افسردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہوں جنت کا مینار مگر دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری الفت کی تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس کر قبضہ جا کے مقدر پر
میں واحد کا ہوں دل دادہ اور واحد میرا پیارا ہے
گر تُو بھی واحد بن جائے تو میری آنکھ کا تارا ہے
تو ایک ہو ساری دنیا میں کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تو سب دنیا کو دے لیکن خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

ہم احمدی بچے ہیں

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے
ہر سمت پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا ہر ایک کو جا جا کر پیغامِ خدا دیں گے
کہتی ہے غلط دنیا عیسیٰ ہے ابھی زندہ برہان توفّی کی قرآں سے بتا دیں گے
نکلیں گے زمانے میں ہم شمع ہدیٰ لے کر ظلمات مٹا دیں گے نوروں سے بسا دیں گے
اے شاد گماں مت کر کمزور نہیں ہیں ہم جب وقت پڑا اپنی جانیں بھی گنوا دیں گے

☆☆☆

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَانِ الرَّحِیۡمِ ۝۱

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۲

أَنَا اللّٰہُ أَعۡلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۝۳

(یہ) وہ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝۴

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَا اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَا اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ۝۵

اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝۶

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں وہ جو فلاح پانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡھِمۡ ءَ اَنۡذَرۡتَھُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡھُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۷

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (اس حال میں کہ) برابر ہے ان پر خواہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِھِمۡ وَعَلٰی سَمۡعِھِمۡ وَعَلٰٓی اَبۡصَارِھِمۡ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝۸

اللہ نے ان کے دلوں پر مُہر لگا دی ہے اور ان کی شنوائی پر بھی۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کیلئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا ھُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ۝۹

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور یومِ آخر پر بھی، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰہَ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَمَا یَخۡدَعُوۡنَ اِلَّآ اَنۡفُسَھُمۡ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۰

وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیتے۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

فِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ج وَلَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ ۝۱۱

ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے ان کو بیماری میں بڑھا دیا۔ اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ قَالُوۡٓا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ۝۱۲

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔

اَلَآ اِنَّھُمۡ ھُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰکِنۡ لَّا یَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۳

خبردار! یقیناً وہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ اٰمِنُوۡا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡٓا اَنُؤۡمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۴

اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے آؤ جیسا کہ لوگ ایمان لے آئے ہیں، کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار! وہ خود ہی تو ہیں جو بے وقوف ہیں۔ لیکن وہ علم نہیں رکھتے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَاخَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُ وْنَ o [۱۵]

اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (ان سے) صرف تمسخر کر رہے تھے۔

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ o [۱۶]

اللہ (ضرور) اُن کے تمسخر کا جواب دے گا۔ اور اُنہیں کچھ عرصہ مہلت دے گا کہ وہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْھُدٰی فَمَارَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ o [۱۷]

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ پس ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہو سکے۔

مشکل الفاظ کے معانی

لفظ	معنی
فنا	موت
قضاء	اللہ تعالیٰ کا فیصلہ
فانی	فنا ہونے والی
یاس	نا اُمیدی
اَلَمْ	تکلیف
بلاء	مصیبت
بارگاہِ ایزدی	بارگاہ الٰہی۔ اللہ کا دربار
مشکل کشا	مشکلیں دور کرنے والا
حاجت روا	ضرورتیں پوری کرنے والا
دُوئی	خدا کے علاوہ دوسرے کا خیال
خیرالوریٰ	مخلوق میں سب سے بہتر
خوب تر	زیادہ اچھا
بدرالدّجیٰ	چودھویں کا روشن چاند
تاجِ مرسلیں	نبیوں کے سر کا تاج
طیّب	پاک
امین	امانت دار
مہ لقا	چاند چہرہ
دلبرِ ازل	وہ محبت جو ہمیشہ سے ہے
عالَمِ کون	کائنات
ہمسر	برابری کرنے والا
بنوں	بَن کی جمع مراد جنگل
مخفی	پوشیدہ۔ چھپی ہوئی
خیرخواہی	بھلائی چاہنا
غنا	اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا محتاج نہ ہونا

سخا	سخاوت
ہدیٰ	ہدایت
تقیٰ	تقویٰ
لقاء	اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور قربت کا تعلق
نَهَبَ	لوٹ لیا
اللِّئَامُ	کمینے۔رذیل
نُشُوبٌ	مال و دولت
عِقَار	جائیداد
کَسَحُوا	انہوں نے صاف کیا
اَلْمَشْغُوف	دیوانہ
دَمٌ	خون
اُرِیْقَ	بہایا گیا
مَنْهُوبٌ	جس کو لوٹا گیا ہو
مَلَاحِف	چادریں
رَوْثٌ	گوبر
سَبِيْكَةٌ	ڈلی
العِقْيَان	سونا
نَضَارَةٌ	سرسبزی
اَلْوَجیٰ	خشک سالی
اَلْمَحْلُ	قحط
اَلْغِزْلَان	عورتیں
عُمْیًا	اندھا
حَسْوُ الْعُقَارِ	شراب نوشی
النِّسْوَان	عورتیں
خدام	خدمت کرنے والے

دَسْكَرَةٌ	شراب خانہ
الرَّشْفُ	گھونٹ گھونٹ کر کے پینا
دنًّا	بڑا مرتبان یا مٹکا
طَافِحاً	بھرا ہوا
النَّشْوَان	مدہوش
مُحْدِثٌ	بدعتی
مُحَدَّثٌ	الہام یافتہ
مُسْتَنْطِق	بولنے والے
مُسْتَهَام	محبت اور عشق میں کھونا
الرَّشُوف	معطر دھن۔جن کے مُنہ سے خوشبو آئے
القُرون	قرن کی جمع ،صدق
اَلْغَبُوق	شام کی شراب
اَلْاَحزان	غم۔(حُزن کی جمع ہے)
الرَّنَّات	سارنگی کی آواز
اَلْعَانِی	ذلیل قیدی
مَرْتَعُهُمْ	ان کی چراگاہ
اَغَانِي	راگ
غِيْدٍ	نازک اندام
غَوَانِي	حسین و جمیل عورتیں
رَاحٍ	شراب
جِفَان	بڑے پیالے
اَوْسَاخٌ	میل کچیل، گندگی
حُمْقٌ	کم عقلی
السِّرْحَانُ	بھیڑیا
لِتُضِيْئَهُمْ	تاکہ تو انہیں روشن کردے

اَلصَّمَّاءُ	خوفناک
اَلُفَتیٰ	جوان مرد
الرَّمیُّ	حسین مناظر
الرَّیُحَانُ	خوشبودار پودہ
یکتا	اکیلامنفرد
یزداں	مراداللہ تعالیٰ
لُولوئے عماں	عمان: جگہ کا نام ہے، مرادعمان کا موتی
لعلِ بدخشاں	بدخشاں: جگہ کا نام ہے، مراد بدخشاں کا لعل
درماندگی	بے بسی
ہمتائی	برابری
مقدور	طاقت
ہمتا	برابر
پنہاں	پوشیدہ، چھپا ہوا
کارساز	کام بنانے والا
عیب پوش	عیب چھپانے والا
محسن	احسان کرنے والا
ذوالمنن	احسان کرنے والا
سارباں	مالک۔مراداللہ تعالیٰ
ضعف	کمزوری
ناؤ	کشتی
رُوبہ	لومڑی
زارونزار	کمزور
کف	جھاگ
واحد	ایک (خدا)
دلدادہ	جس کو دل دے دیا ہو یعنی جس سے محبت ہو